سوال

(503) علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغنا جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں علاج کی غرض سے انسانی جسم کو آگ کے ساتھ داغا جاسکتا ہے۔ اور منع پر دلالت کرنے والی روایات بلا علاج اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔

سیدنا جابر فرماتے ہیں۔ :

«بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی أبی بن کعب طبیباً فقطع منہ عرقاً ثم کواہ علیہ» [مسلم :۲۲۰۷]

نبی کریم نے ابی بن کعب کے پاس ایک طبیب بھیجا، جس نے ان کی ایک رگ کو کاٹ کر اسے آگ سے داغ دیا۔

اسی طرح جب سیدنا سعد بن معاذ کو تیر لگا تو نبی کریم نے ان کی رگ کو چھری کے ساتھ آگ سے داغا۔ [مسلم: ۲۲۰۸]

بخاری مسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا :

«الشفاء فی ثلاثة : شربة عسل ، وشرطة محجم ، وکیة نار ، وأنهی أمتی عن الکی»

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : شفاء تین چیزوں میں ہے، شہد پینا، پچھنے (حجامہ) لگوانا اور آگ سے داغنا اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم کو بلا ضرورت (ٹیٹو وغیرہ بنانے کے لئے) آگ سے داغنا مکروہ ہے، جبکہ علاج کی غرض سے جائز ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد 2